# سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

یہ بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ ۱۸ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

## رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۰ — حٰمٓ ۲۶ / ۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ
يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿۳﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾
وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ
بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۶﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
مومنو! (کسی بات کے جواب میں) خدا اور اس کے رسول سے
پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا
سنتا جانتا ہے (۱)
اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو۔
اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو
(اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ
تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (۲)
جو لوگ پیغمبر خدا کے سامنے دبی آواز سے
بولتے ہیں خدا نے ان کے دل تقوے کے
لئے آزما لئے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور
اجر عظیم ہے (۳)
جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں
اکثر بے عقل ہیں (۴)
اور اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ تم خود نکل کر ان
کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا۔ اور خدا تو
بخشنے والا مہربان ہے (۵)
مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب
تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان
پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے (۶)

### THE PRIVATE APARTMENTS

*Revealed at Al-Madinah*

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. O ye who believe! Be not forward in the presence of Allah and His messenger, and keep your duty to Allah. Lo! Allah is Hearer, Knower.

2. O ye who believe! Lift not up your voices above the voice of the Prophet, nor shout when speaking to him as ye shout one to another, lest your works be rendered vain while ye perceive not.

3. Lo! they who subdue their voices in the presence of the messenger of Allah, those are they whose hearts Allah hath proven unto righteousness. Theirs will be forgiveness and immense reward.

4. Lo! those who call thee from behind the private apartments, most of them have no sense.

5. And if they had had patience till thou camest forth unto them, it had been better for them. And Allah is Forgiving, Merciful.

6. O ye who believe! If an evil-liver bring you tidings,[1] verify it, lest ye smite some folk in ignorance and afterward repent of what ye did.

وَاعْلَمُوٓا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ
فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِي قُلُوبِكُمْ
وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ
أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُونَ ﴿٧﴾

اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں۔ اگر بہت سی
باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ۔
لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں
میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا یہی
لوگ راہ ہدایت پر ہیں ﴿٧﴾

7. And know that the messenger of Allah is among you. If he were to obey you in much of the government, ye would surely be in trouble; but Allah hath endeared the faith to you and hath beautified it in your hearts, and hath made disbelief and lewdness and rebellion hateful unto you. Such are they who are rightly guided.

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ﴿٨﴾

(یعنی) خدا کے فضل اور احسان سے۔ اور خدا جاننے والا
(اور) حکمت والا ہے ﴿٨﴾

8. (It is) a bounty and a grace from Allah; and Allah is Knower, Wise.

وَإِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْۢ بَغَتْ إِحْدٰىهُمَا عَلَى
الْأُخْرٰى فَقٰتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيٓءَ
إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں
تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی
کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے
حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں
فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو
کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ﴿٩﴾

9. And if two parties of believers fall to fighting, then make peace between them. And if one party of them doth wrong to the other, fight ye that which doth wrong till it return unto the ordinance of Allah; then if it return, make peace between them justly, and act equitably. Lo! Allah loveth the equitable.

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ
أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اپنے دو بھائیوں میں
صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے ﴿١٠﴾

10. The believers are naught else than brothers. Therefore make peace between your brethren and observe your duty to Allah that haply ye may obtain mercy.

# اسرار و معارف

نیز اصلاح عالم کہ جہاد کی غرض یہی ہے سے پہلے اصلاحِ نفس کی ضرورت ہے جس کی بُنیاد ادب و احترامِ نبوی پر ہے چہ جائیکہ کوئی اطاعت و غلامی میں پس و پیش کرے۔ حدِ ادب یہ ہے کہ کبھی کسی کام میں یا کسی بات میں رسول اللہ ﷺ پر سبقت نہ کیا کرو کہ یہ ایسے ہے جیسے اللہ کی ذات پر کسی نے سبقت کی کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہی اللہ کا ارشاد ہے اور اس معاملے میں اللہ سے ڈرو کہ وہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے۔ نیز اپنی

**اصلاحِ نفس کی بُنیاد ادب ہے بارگاہ نبوی میں اس کی ضرورت**

**قرآن نے بتادی علماء مشائخ وارث نبوت ہو کر ادب کے مستحق ہیں**

آواز تک پست رکھا کرو اور کبھی بھی نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند آواز میں بات نہ کرو نہ ہی

آپ ﷺ سے کھل کر بات کیا کرو جیسے تم لوگ آپس میں بے تکلفی سے کھل کر بات کر لیتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو یہاں بعض حضرات نے یوں فرمایا ہے بے ارادہ آواز بلند کرے اور اس کا پتہ بھی نہ چلے مگر وہ اعمال کی بربادی کا سبب بن جاتے۔ چونکہ برکاتِ نبوی حقیقی اور علماءِ حق سے نیز نورِ قلبی اور کیفیاتِ روحانی مشائخ کے واسطے سے پہنچتی ہیں تو ان کا ادب بھی ایسے ہی کیا جائے گا جہاں تک اعمال کے ضائع ہونے کا تعلق ہے تو حبطِ عمل تو اہلِ سنت کے نزدیک کفر سے ہوتا اور کفر اختیاری فعل ہے جب تک کوئی جان بوجھ کر اختیار نہ کرے کافر نہ ہوگا جیسے ایمان بھی اختیاری ہے کہ اپنی مرضی سے قبول نہ کرے تو مسلمان نہیں ہو سکتا اس کا حل مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس طرح فرمایا ہے کہ آپ ﷺ پر پیشقدمی یا بے محابا بات چیت شانِ رسالت میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور ایذائے رسول کا سبب ہو سکتی ہے اگر قصداً نہ بھی ہو تو بھی ایذا اور بے ادبی کا احتمال ہے لہٰذا اسے ممنوع قرار دیا کہ یہ ایسی معصیت ہے جو توفیقِ عمل سلب کر لیتی ہے اور بندہ گناہوں میں پھنس کر کفر تک جا پہنچتا ہے مفتی محمد شفیع مرحوم معارف القرآن میں فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے کسی صالح بزرگ کو اپنا مرشد بنایا ہو تو اس کے ساتھ بھی گستاخی یا بے ادبی کا یہی حال ہے کہ سلبِ توفیق کا سبب بن کر انجام کار متاعِ ایمان کو ضائع کر دیتی ہے اور ایسے لوگ جو بارگاہِ نبوی میں اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے خاص کر دیا ہے۔ ان کے قلوب میں کوئی ایسی بات آتی ہی نہیں جو خلافِ تقویٰ ہو ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی بخشش ہے اور اجرِ عظیم۔

## روضۂ اطہر پہ بھی ادب شرط ہے

علماءِ حق کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہی تعظیم واجب ہے جو حیاتِ دنیا میں تھی اور روضۂ اطہر کے سامنے بھی بلند آواز سے سلام و کلام خلافِ ادب ہے یا جس طرح آپ ﷺ کی احادیث پڑھی جا رہی ہوں تو وہاں بھی شور و شغب ممنوع اور بے ادبی ہے اسی طرح اکابر علماً کی مجلس میں میں ادب سے بات کی جائے اور شور و شغب ممنوع ہے۔ اور جو لوگ آپ ﷺ کو حجرات مبارکہ کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں کی اکثریت عقل مند نہیں ہے۔ یہ بنو تمیم کے کچھ لوگ جو دیہات سے آتے تھے اور واپس اموال و مواشی کے پاس جانے کی جلدی میں تھے انہوں نے آپ ﷺ کو حجرۂ مبارک کے باہر سے آواز دی۔

## حُجراتِ مبارکہ

اُمّہات المؤمنین کے حجرات کھجور کی شاخوں کے چھت سے بنے تھے اور دروازوں پر سیاہ رنگ کے موٹی اون کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ روضۂ اقدس ام المؤمنین حضرت عائشۃ الصدیقہؓ کا حجرۂ مبارک تھا۔ دوسرے متصل محراب کی طرف تھے۔ حضرت داؤد بن قیس سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے تھے میں نے ان کی زیارت کی تھی کہ باہر کے دروازے سے کمرہ تک کا فاصلہ چھ سات ہاتھ یعنی نو دس فٹ کا ہوگا اور حجرۂ مبارک کا کمرہ دس ہاتھ یعنی تقریباً پندرہ فٹ کا اور اونچائی سات آٹھ ہاتھ ہوگی۔ یہ حجراتِ مقدسہ ولید بن عبدالملک کے حکم سے مسجدِ نبوی میں شامل کر دیئے گئے۔

اگر وہ پکارنے والے صبر کرتے یہاں تک کہ آپؐ ان کی بات سننے کے لیے باہر تشریف لاتے تب اپنی گذارش پیش کرتے تو ان کے لیے باعثِ خیر ہوتا یہاں حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ سے مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوتے تب وگرنہ اگر کسی اور غرض سے باہر تشریف لاتے بھی تو پکار کر اپنی طرف متوجہ کرنا درست نہ ہوتا۔ یہ چونکہ دین حاصل کرنے آئے تھے مخلص مسلمان تھے اور دیہاتی ہونے کے باعث آداب سے ناواقف لہٰذا انہیں فرمادیا کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ مگر ان کی سادگی بھی ساری انسانیت کے لیے بارگاہِ رسالت کے آداب بیان کرنے کا سبب بن کر باعث رحمت بن گئی۔ نیز مسلمانوں کو کسی شریر آدمی کی اطلاع پر بھروسہ بھی نہ کرنا چاہیے جو خواہ مخواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انکار کی شکایت کرے تو اس خبر کی تحقیق کر لی جائے ایسا نہ ہو کہ غلطی سے کسی کو نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر ندامت ہو۔ قبیلہ بنی المصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار جن کی صاحبزادی حضرت میمونہ اُمّہات المؤمنین میں سے تھیں خدمتِ عالی میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور قبیلہ کو بھی مسلمان کرنے اور ادائے زکوٰۃ کا حکم پہنچانے کی اجازت حاصل کی اور عرض کیا کہ فلاں وقت آپ اپنا قاصد روانہ فرمادیں جو وصول کر کے لے آئے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقررہ پر جس صحابی کو قاصد کے طور پر روانہ فرمایا ان کی پہلے اس قبیلہ سے دشمنی تھی وہ قاصد جان کر استقبال کو نکلے اور یہ سمجھے مجھے مارنے آرہے ہیں چنانچہ پلٹ گئے اور شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں فوج کا دستہ روانہ فرمایا مگر وہ قبیلہ والے راہِ مدینہ تھے چنانچہ سب مل کر لوٹے اور بارگاہِ عالی میں حاضر ہو کر غلط فہمی کا ازالہ کیا۔

## فاسق کی شہادت

اس آیت سے علماء نے ثابت فرمایا ہے کہ فاسق کی خبر پر عمل درست نہیں جب تک دوسرے ذرائع سے اس کی تحقیق نہ ہو جائے تو فاسق کی شہادت ہرگز قبول نہ ہو گی۔ تفصیل کتب فقہ میں ہے کہ بعض عام خبروں میں قابلِ قبول ہے جیسے یہ بتائے کہ یہ ہدیہ فلاں نے بھیجا ہے مگر اہم امور میں جیسے یہاں جنگ کا اندیشہ ہے جائز نہیں۔

## موجودہ ووٹ کی صورت

موجودہ ووٹ کی صورت بھی ایسی شہادت کی ہے جس سے حکومتیں بنتی اور ملکوں کی قسمتوں کے فیصلے کرتی ہیں۔ کاش یہ اصول یہاں بھی اپنایا جائے جس کا اپنایا جانا شرعاً ضروری ہے۔

## عدالتِ صحابہؓ

یہ خبر جس پر ساری غلط فہمی کا مدار تھا ایک صحابی نے دی تو کیا ان سے بھی فسق ہوا جبکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں۔ علماءِ اہلِ سنت کا صحابہؓ کے بارے یہ عقیدہ ہے کہ وہ معصوم نہیں ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے۔ ان پر شرعی سزا بھی جاری ہو گی مگر نصوصِ قرآن وسنت کی بنا پر کوئی صحابی ایسا نہیں جو گناہ سے توبہ کر کے پاک نہ ہو گیا ہو۔ اور جن محدودے چند حضرات سے خطا ہوئی ان کی توبہ مثالی ہے اور اللہ کا ارشاد کہ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ شاہد ہے کہ رضائے الٰہی گناہوں کی معافی پر اور خاتمہ ایمان اور رضائے حق پر ہو تب ہی حاصل ہو سکتی ہے نیز صحابیت کا شرف عام ہے کسی کو زیادہ مدت یہ سعادت نصیب رہی یا کوئی لمحہ نصیب ہوا سب صحابی ہیں۔ اور یاد رکھو تمہارے اندر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر ان کی غلامی کر کے ادا ہو سکتا ہے یہ نہ سوچا کرو کہ اپنی بات پیش کریں کہ اگر آپ ﷺ تم لوگوں کی باتوں پہ چلیں تو بہت مشکل پڑے گی اور تمہارے لیے باعثِ مضرت ہو گی جبکہ تمہارا آپ ﷺ کی رائے پہ چلنا حصولِ رحمت کا باعث ہے

## مقامِ صحابہؓ

لہٰذا اطاعتِ رسول کے لیے اپنی رائے ختم کر دو کہ شرفِ محبت رسول کے باعث اللہ نے تمہیں وہ عظمت عطا کی کہ تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی اور اسے تمہارے دلوں میں پیوست کر دیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی محبت وعشق کی کامل مثال ہیں اور کفر یا گناہ ونافرمانی کے لیے تمہارے دلوں میں نفرت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم ہر آن رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کی جستجو

میں رہتے ہو اور یہی مثالی لوگ ہیں جو اللہ کریم کے کرم سے راہِ راست پر ہیں کہ یہ راستی ان پر اللہ کا انعام ہے اور اس کی بہت بڑی نعمت۔ آج بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت اور احکامات و ارشادات موجود ہیں اور نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے آج بھی وہی درجۂ اطاعت مطلوب ہے جو صحابہ کرامؓ سے تھا۔ اور یہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی عظمت کی خبر یہ اللہ نے دی ہے جو ہر بات سے واقف اور حکیم و دانا ہے۔

اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں تصادم ہو جائے تو ان کے درمیان اصلاح کی کوشش کرو اور صلح کرا دی جائے اگر ان سے کوئی ایک دوسرے پر زیادتی سے باز نہ آئے تو اس سے لڑو تا آنکہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع ہو اور صلح پر آمادہ ہو جائے تو ان کے درمیان جو بات جنگ کا باعث بنی ہو اس کو شرعی طریقے سے اور انصاف سے طے کر دو تاکہ آئندہ جھگڑے کا خطرہ نہ رہے اور اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور باہمی صلح اور انصاف کا حکم اس لیے ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور یہ معنوی رشتہ دُنیا کے رشتے سے مضبوط تر ہے لہٰذا بھائیوں کے درمیان صلح ہی زیب دیتی ہے لہٰذا صلح کر دیا کرو اور تمام معاملات میں جنگ کے ہوں یا صلح کے اللہ سے ڈرتے رہا کرو کہ وہ تم پر رحم کرے اور درست فیصلہ کرنے کی توفیق بخشے۔

**مشاجراتِ صحابہؓ**

علماءِ حق کا ارشاد ہے کہ یہ آیت مسلمانوں کی آپس میں تمام جنگوں کو شامل ہے خصوصاً صحابہ کرامؓ کی آپس کی آویزش کہ اگر قتال بھی ہوا تو سب نے پورے خلوص کے ساتھ اجتہاد سے کام لیا اور سب کا مقصد رضائے الٰہی تھا لہٰذا بعد والوں کو ان پر تنقید کرنے کا حق حاصل نہیں بلکہ ہمیشہ ان کا ذکر بہترین انداز میں کرنا ضروری ہے اس پر قرآن گواہ ہے اور بہت سی احادیث موجود ہیں۔ تفاسیر میں اس پر بہت تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

## رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۱ تا ۱۸ — حٰمٓ ۲۶/۱۴

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا
نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ

مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا بُرا نام رکھو ایمان لانے کے بعد بُرا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ

11. O ye who believe! Let not a folk deride a folk who may be better than they (are), nor let women (deride) women who may be better than they are; neither defame one another, nor insult one another by nicknames. Bad is the name of lewdness after faith. And whoso turneth not in

الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

کریں وہ ظالم ہیں ﴿۱۱﴾

repentance, such are evil-doers.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ
الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا
تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ
أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ
مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ
تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو۔ بےشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ﴿۱۲﴾

12. O ye who believe! Shun much suspicion; for lo! some suspicion is a crime. And spy not, neither backbite one another. Would one of you love to eat the flesh of his dead brother? Ye abhor that (so abhor the other)! And keep your duty (to Allah). Lo! Allah is Relenting, Merciful.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ
وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ
لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ (اور) خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ بےشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے ﴿۱۳﴾

13. O mankind! Lo! We have created you male and female, and have made you nations and tribes that ye may know one another. Lo! the noblest of you, in the sight of Allah, is the best in conduct. Lo! Allah is Knower, Aware.

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا
وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ
فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾

دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔ بےشک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۴﴾

14. The wandering Arabs say: We believe. Say (unto them, O Muhammad): Ye believe not, but rather say "We submit," for the faith hath not yet entered into your hearts. Yet, if ye obey Allah and His messenger, He will not withhold from you aught of (the reward of) your deeds. Lo! Allah is Forgiving, Merciful.

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾

مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے لڑے۔ یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں ﴿۱۵﴾

15. The (true) believers are those only who believe in Allah and His messenger and afterward doubt not, but strive with their wealth and their lives for the cause of Allah. Such are the sincere.

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

ان سے کہو کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتلاتے ہو۔ اور خدا تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے۔ اور خدا ہر شے کو جانتا ہے ﴿۱۶﴾

16. Say (unto them, O Muhammad): Would ye teach Allah your religion, when Allah knoweth all that is in the heavens and all that is in the earth, and Allah is Aware of all things?

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا
عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ
هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا رستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو ﴿۱۷﴾

17. They make it a favour unto thee (Muhammad) that they have surrendered (unto Him). Say: Deem not your surrender a favour unto me; nay, but Allah doth confer a favour on you, inasmuch as He hath led you to the Faith, if ye are earnest.

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع ٢ ١٢

بےشک خدا آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے ﴿۱۸﴾

18. Lo! Allah knoweth the Unseen of the heavens and the earth. And Allah is Seer of what ye do.

—o—

# اسرار و معارف

اے ایمان والو ایسی صورتوں سے بچو جو لڑائی کا سبب بنتی ہیں جیسے کوئی گروہ کسی دوسری جماعت کا مذاق نہ اڑائے کیا خبر اللہ کریم کے نزدیک وہ لوگ ان سے بہتر ہوں ایسے ہی مسلمان خواتین کو بھی بات کرنے میں احتیاط لازم ہے اور دوسری خواتین کے بارے تحقیر کا انداز اختیار نہ کرنا چاہیے کیا خبر اللہ کریم انہیں ان مذاق کرنے والوں سے زیادہ محبوب رکھتا ہو اور ایک دوسرے کی نکتہ چینیاں نہ کیا کرو کہ یہی بات نفرت کا سبب بن کر ایکدوسرے سے دور کر دیتی ہے نہ ہی ایک دوسرے کو ناپسندیدہ ناموں سے پکارو۔ یہ بات اس قدر اہم ہے کہ قرآن کریم نے مردوں اور عورتوں کو الگ الگ حکم دیا ہے جبکہ آج کل اس کی پرواہ نہیں کی جاتی جو نفرتوں کو بڑھانے کا سبب بن رہی ہے کہ ایمان لانے کے بعد گناہ کی بات بہت بری ہے جیسے لوگ کہیں کہ فلاں مسلمان لوگوں کے نام بگاڑتا ہے یا تمسخر اڑاتا ہے تو یہ زیب نہیں دیتا اور اگر کوئی ان حرکات سے باز نہ آئے اور باوجود مسلمان ہونے کے یہ حرکات اختیار کیے رکھے تو وہ ظلم کر رہا ہے یعنی اس کے ساتھ وہ معاملہ ہو گا جو ظلم کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح بدگمانی بھی بہت بری بات ہے جو ایمان والوں کو زیب نہیں دیتی اور بعض گمان تو بہت بڑا گناہ ہوتے ہیں لہذا بلا دلیل کسی مسلمان کے خلاف برا گمان رکھنا حرام ہے۔ اور خواہ مخواہ دوسروں کے عیوب تلاش نہ کرتے پھرو کہ جو بات ظاہر ہے تم اس کے مکلّف ہو اس پر عمل کرو اپنا وقت دوسروں کی عیب جوئی میں برباد نہ کرو اور نہ ہی کسی کو پیٹھ پیچھے بُرا کہا کرو کہ غیبت کرنا ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا ہو اور یہ بات تمہیں کس قدر ناگوار لگتی ہے۔ یہی حال غیبت کا ہے جیسے مردے کو گوشت نوچنے کی تکلیف نہیں مگر اس کی ہڈیاں ننگی ہو رہی ہیں اور نوچنے والا کتنا نفرت انگیز کام کر رہا ہے ایسے ہی غائب کو خبر نہیں مگر غیبت کرنے والا اس کا پردہ نوچ نوچ کر اندر کی شئے یا اس کی پوشیدہ باتیں ظاہر کر رہا ہے لہذا اس سے توبہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے

## مختصراً غیبت کے مسائل

کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا غیبت ہے اور اگر اس میں وہ برائی نہ ہو تو بہتان ہو گا لہذا اگر کسی کی غیبت کی جائے تو اگر اسے علم نہیں ہُوا تو جس کے سامنے

کی گئی اس کے سامنے غلطی کا اعتراف کرے اور اگر اسے علم ہوگیا ہو تو اس سے بھی معاف کرائے۔ اسی طرح بچے کافر ذمی اور مجنون کی غیبت بھی حرام ہے نیز زبان سے ہو یا اشارہ کرکے سب حرام ہے ہاں چند صورتیں استثنےٰ کی ہیں جیسے کسی سے برائی پھیلنے کا اندیشہ ہو تو لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لیے آگاہ کیا جائے یا کسی ایسے شخص یا ادارے کو آگاہ کرنا جو اس کی اصلاح کر سکے جائز ہوگا غرض مقصد محض اس کی تحقیر نہ ہو اصلاح ہو۔

اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک خاتون سے پیدا فرمایا اور تمہارے مختلف کنبے اور قبیلے بنا دیئے کہ تمہاری پہچان ہو جائے اور بس جہاں تک عزت و شرف کا تعلق ہے تو اللہ کے نزدیک تم میں سے بڑا شریف وہ ہے جو بڑا پرہیزگار ہے اور پرہیزگاری ایسا وصف ہے جسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ بندوں کے پاس کوئی پیمانہ نہیں لہٰذا سب افراد کی حسبِ مراتب عزت کیا کرو کہ اللہ علم رکھنے والا باخبر ہے وہ سب کو خوب جانتا ہے۔

مدینہ منورہ میں ریاست کے قیام سے لوگوں کے دنیاوی مفادات وابستہ ہوگئے تو دیہات سے آنے والے بعض لوگوں نے بظاہر اطاعت اختیار کر لی۔ عبادات بھی کر لیتے مگر ذاتی فائدے کے لیے کہ تصدیقِ قلبی نصیب نہ ہوئی تھی مگر بارگاہِ نبوت میں اپنے مومن ہونے کا تذکرہ ایسے انداز میں کیا جیسے بڑا احسان کیا ہو تو ارشاد ہوا کہ ان سے فرما دیجیے تم ایمان نہیں لائے ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ تم نے اطاعت اختیار کر لی اور تسلیم کر لیا حالانکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرکے خلوصِ دل سے ایمان قبول کر لو تب تمہارے یہ اعمال جو محض نقل تھے اللہ انہیں بھی قبول فرما کر ضائع نہ کرے گا اور تمہیں کوئی نقصان نہ ہوگا کہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

## ایمان و اسلام کیا الگ شئے ہیں؟

اسلام اور ایمان اصطلاحِ شریعت میں ایک ہی شے ہے کہ اسلام سے مراد تسلیم کرکے تصدیقِ قلبی تک یعنی اعمال میں اتباع سے شروع ہو کر تصدیقِ قلبی تک جانا مراد ہے جبکہ ایمان میں تصدیقِ قلبی حاصل کرکے اتباع اختیار کرنا ہے دونوں ایک ہی شئے ہیں مگر لغت کے اعتبار سے معانی الگ ہیں جیسے منافقین بظاہر اطاعت کرتے تھے دل میں ایمان نہ تھا۔ مسلمان تو کہلاتے تھے مگر علمِ الٰہی میں مومن نہ تھے۔ اور مومن کون لوگ ہیں ان کی صفات یہ ہیں کہ انہوں نے جب اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان قبول کر لیا تو زندگی بھر کبھی اس میں شک نہیں کیا

بلکہ ہمیشہ کے لیے اس پر جم گئے اور اپنی جان کو اپنا سمجھا نہ مال کو اپنا جانا بلکہ جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ایسے لوگ کھرے ہیں اپنے ایمان میں مگر تم کہ فائدہ اٹھانے کے لیے اطاعت کا دعویٰ رکھتے اور اللہ کی راہ میں کچھ دینے کے لیے تیار نہیں نہ جہاد کا نام لینے کے لیے تیار ہو اپنے دعوے میں کھرے نہیں ہو۔ یہ کیسا دین ہے جو تم اللہ کریم کو بتانا چاہ رہے ہو کہ ہم بڑے پارسا ہیں کہ ایسا دین اس نے تو نہیں اتارا اور تم کوئی نئی بات بتانے کی دوسری گستاخی نہ کرو کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی سب باتوں کو جانتا ہے اور وہ ہر شئے سے باخبر ہے۔ یہ بے وقوف گویا اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان دھرتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ مجھ پہ احسان نہ کرو کہ تمہارے مُسلمان ہونے سے تمہارا فائدہ ہے اور اگر نہ ہو گے تو خود تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اگر تم اپنے دعوائے اسلام میں سچے ہو اور تم نے دل سے ایمان قبول کر لیا ہے تو یہ تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یاد رکھو اللہ آسمانوں اور زمینوں کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہے لہذا جو تمہارے دل میں ہے وہ اللہ کریم کو خوب خبر ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اسے بھی اللہ دیکھ رہا ہے۔

بحمد اللہ سورہ حجرات تمام ہوئی۔